



## سوال

جن احادیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرنے کا حکم دیا ہے انہیں جاننا چاہتا ہے۔

## جواب

الحمد للہ

سنت نبوی شرعی مصادر میں سے بنیادی ماخذ ہے اور قرآن کریم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستقول ہر چیز پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَا تَأْتِيكُمُ الرَّسُولُ بِحُذُوهٍ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَأَنِتُوا وَقَالُوا لَوْلَا أَنزَلْنَا إِلَيْنَا الْكِتَابَ  
ترجمہ: اور رسول تمہیں جو کچھ بھی دے اسے تمام لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ شدید سزا دینے والا ہے۔ [الحشر: 7]

اس لیے احادیث یاد کرنے کی ترغیب کے سلسلے میں ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ جس قدر ہم سے احادیث یاد ہوں کرنی چاہیں یہ نہیں کہ کچھ یاد کر لیں اور کچھ نہ کریں۔

مزید زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: (اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہمیشہ تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی ایک حدیث سنے اور اسے یاد رکھے یہاں تک کہ وہ دوسروں کے پہنچا دے؛ بہت سے فقہ کے حاملین [ایسے لوگوں کو بات پہنچا دیتے ہیں جو] ان سے بھی زیادہ سمجھ دار ہوتے ہیں، اور کتنے ہی فقہ کے حاملین سمجھ دار نہیں ہوتے) ترمذی: (2656)

امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ: "اس مسئلے سے متعلق عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، یحییٰ بن مطعم، ابودرداء اور انس رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں جبکہ زید بن ثابت کی روایت حسن ہے"، نیز ابوداؤد (3660) نے اسے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے "صحیح سنن ترمذی" میں صحیح کہا ہے۔

نیز یہ بات بھی واضح ہے کہ یاد کرنے کے قابل کوئی بھی چیز ہو اس کی اہمیت اس کے مضمون سے ہوتی ہے کہ وہ کس چیز کے متعلق ہے؛ لہذا اگر واجبات اور حرام کردہ چیزوں سے متعلق کوئی چیز ہو تو پھر اسے یاد کرنا اور اسے سمجھنا مزید بہتہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کے بعد سنتوں، مستحبات اور مکروہات کا درجہ آتا ہے۔

محترم بھائی!

اس لیے مسلمان کو جن امور کی نصیحت کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ احکام والی احادیث یاد کرے جن کی روزمرہ زندگی میں ضرورت پڑتی ہے، مثلاً: طہارت، نماز، روزہ، پھر زکاۃ [اگر اس پر واجب ہوتی ہو تو] اور حج۔۔۔ الخ وغیرہ کی احادیث یاد کرے اور سمجھے۔

ابتدائی طور پر احکام والی روایات کے اعتبار سے مفید کتاب عمدۃ الاحکام ہے جو کہ حافظ عبدالغنی مقدسی کی تالیف ہے، پھر اس کے بعد ابن حجر کی بلوغ المرام کا درجہ آتا ہے۔

اسی طرح آداب عامہ اور اخلاقیات سے متعلق روایات بھی انسان کو معلوم ہونی چاہئیں، اس ضمن میں امام بخاری کی "ادب المفرد" اور امام نووی کی جامع ترین کتاب: ریاض الصالحین بھی شامل ہے۔

تاہم اگر ابتدا میں کوئی شخص اربعین نوویہ یاد کرنا شروع کرے پھر اس کے بعد حافظ ابن رجب کی جانب سے کیا گیا اس پر اضافہ بھی یاد کر لے تو یہ بہت اچھی بات ہے اس میں بہت سے فوائد ہیں۔ انہیں یاد کرنے کا ان شاء اللہ زیادہ فائدہ ہوگا۔



لہذا ایسی احادیث کو زبانی یاد کرنا اچھی بات ہے، لیکن اگر احادیث کے الفاظ یاد کرنا مشکل ہو تو پھر معانی اور مفہوم کو لپٹنے ذہن میں لازمی بن جائے، اس لیے ان کتب احادیث کی شروحات اللہ کے فضل سے میسر ہیں اور بذریعہ انٹرنیٹ بھی ان تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

لیکن کچھ احادیث ایسی ہیں جنہیں یاد کرتے ہوئے ان کے الفاظ کو اچھی طرح یاد کرنا ضروری ہے ان میں تبدیلی ممکن نہیں ہے، ان میں دعاؤں اور اذکار پر مشتمل احادیث آتی ہیں۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: (جب تم اپنے بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو نماز جیسا وضو کرو اور پھر دائیں کروٹ لیٹ کر کہو:

اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ وَبِحَبْلِ الْإِيكِ، وَأَنْجَاثَ ظَهْرِي الْإِيكِ، لَأَعْلَمَ وَلَا أَمْتَجَامِنُكَ إِلَّا الْإِيكِ، اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ بِحَبْلِ الْإِيكِ الَّذِي أُنزَلْتَ، وَبِحَبْلِ الْإِيكِ الَّذِي أُرْسِلْتَ

[یا اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری جانب متوجہ کر دیا ہے، میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے، اور تجھ سے خوف اور امید کے ساتھ اپنی پشت پناہی تیری طرف سے چاہتا ہوں؛ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ اور نجات دہندہ نہیں ہے، یا اللہ! میں تیری نازل کردہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا]

اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تم فطرت پر مر گے، نیز ان الفاظ کو سونے سے پہلے اپنے آخری کلمات بناؤ۔ سیدنا براء کہتے ہیں کہ میں نے پھر یہی الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائے اور جب میں اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ بِحَبْلِ الْإِيكِ، وَأَنْجَاثَ ظَهْرِي الْإِيكِ، لَأَعْلَمَ وَلَا أَمْتَجَامِنُكَ إِلَّا الْإِيكِ، اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ بِحَبْلِ الْإِيكِ الَّذِي أُنزَلْتَ، وَبِحَبْلِ الْإِيكِ الَّذِي أُرْسِلْتَ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری تصحیح فرمائی اور کہا نہیں ایسے کہو: "وَبِحَبْلِ الْإِيكِ الَّذِي أُرْسِلْتَ" بخاری: (247)، مسلم: (2710)

اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا براء کو "بِحَبْلِ الْإِيكِ" کی بجائے "رَسُوْلُكَ" کہنے پر کیوں ٹوکا؟ اس کی حکمت میں سب سے بہترین بات یہ کہی گئی ہے کہ: اذکار کے الفاظ تو قیضی ہوتے ہیں، اور ان اذکار کی خصوصیات ہوتی ہیں جن میں قیاس کا کوئی عمل دخل نہیں؛ اس لیے جن الفاظ کے ساتھ اذکار منقول ہوں ان کی پابندی کرنا ضروری ہے "ختم شد  
"فتح الباری" (112/11)

نیز ادعیہ اور اذکار کے حوالے سے مفید ترین اور مشہور ترین امام نووی کی کتاب: "الاذکار" ہے۔

تو اس طرح سے آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کرنے کا اہتمام کر سکتے ہیں۔